رسالتِ محمدی ﷺ اور اس کی خصوصیات

عبدالناصر زاہدی

حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا' وہ خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء کرام کو جو کمالات علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے تھے' نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں وہ تمام شامل کر دیے۔ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی نمایاں خصوصیات رکھتی ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ عمومیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کے لیے ہوتی تھی' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قل یا یها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا﴾ (سورۃ اعراف:۱۵۸)

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں' تم سب کی طرف۔''

۲۔ پہلی شریعتوں کا نسخ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے تمام انبیاء کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب صرف شریعت محمدی پر عمل کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واذ اخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنه قال ء اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین﴾ (آل عمران:۸۱)

''اور جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ میں جو تم کو کتاب اور شریعت دوں تو اگر کوئی رسول آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتائے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا فرمایا۔ (اللہ تعالیٰ نے) کیا تم نے یہ اقرار کیا اور میرے اس عہد کو قبول کیا (بوجھ اپنے ذمہ لیا) انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا (دیکھو) گواہ رہو (ایک دوسرے پر یا فرشتو تم گواہ رہو) میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔''

۳۔ کاملیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے دین کی تکمیل ہوئی۔ آپ کو وہ کامل دین عطا فرمایا گیا' جو تمام انسانیت کے لیے کافی ہے۔ اس لیے اب کسی دوسرے دین کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾ (مائدۃ:۳)

''آج میں پورا کر چکا تمہارا دین تمہارے لیے اور پورا کیا تم پر میں نے انعام اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو۔''

۴۔ حفاظت کتاب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت قیامت تک تمام قوموں کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔

﴿قل ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا﴾ (القرآن)

پہلے تمام انبیاء پر نازل ہونے والی کتابیں بحفاظت باقی نہیں رہیں کیونکہ ان میں بڑے پیمانے پر ردوبدل ہو چکا ہے۔ جس سے ان کتابوں میں صحیح اور غلط تعلیمات اس قدر گڈمڈ ہو گئی ہیں کہ صحیح کو غلط سے جدا کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر خاتم الرسل پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی آیات چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بالکل اسی صورت میں موجود ہیں' جس طرح نازل ہوئی ہیں۔ اس کے ایک حرف میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے اٹھایا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون﴾

''تحقیق ہم نے ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

۵۔ حفاظت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی حفاظت کا بھی عظیم انتظام کیا گیا ہے۔ ہر دور میں محدثین کرام کی ایسی جماعت موجود رہی' جس نے سنت نبوی کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں چونکہ سنت قرآن کی شرح ہے۔ جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے۔ اس لیے اللہ نے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام کیا ہے' ساتھ ساتھ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا انتظام بھی فرمایا۔ کیونکہ ذکر سے مراد کتاب اللہ کے الفاظ' معانی اور مفاہیم تینوں چیزیں مراد ہیں۔ جبکہ قرآن مجید کے الفاظ کے معانی اور شرح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم﴾ (النحل الایہ:۴۴)

اور ہم نے آپ کی جانب ذکر کو نازل کیا تا کہ آپ اس چیز کو واضح کر دیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی۔ معلوم ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چیز ہیں۔ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے اٹھایا ہے۔

۶۔ جامعیت

پہلے انبیاء کی رسالت کسی ایک دور کے لیے ہوتی تھی۔ اس لیے ان کی تعلیمات کا تعلق اسی قوم اور دور سے ہوتا تھا۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام انسانیت اور تمام زمانوں کے لیے رسول بن کر آئے' اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس قدر جامعیت ہے کہ قیامت تک کے انسان خواہ کسی بھی قوم یا دور سے تعلق رکھتے ہوں' ان کی تعلیمات سے رہبری حاصل کر سکتے ہیں۔

۷۔ ہمہ گیری

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات پیش فرمائیں' ان کی حیثیت محض نظری نہیں بلکہ خود ان پر عمل کر کے انہیں عملی زندگی میں نافذ کر کے دکھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عائلی زندگی ہو یا سیاسی' بچوں سے برتاؤ ہو یا بڑوں سے معاملہ' امن کا دور ہو یا جنگ کا زمانہ' عبادت کے طریقے ہوں یا معاملات کی باتیں' قرابت کے تعلقات ہوں یا ہمسائیگی کے روابط' زندگی کے ہر پہلو میں انسانوں کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ (سورۃ الاحزاب' الآیہ: ۲۱)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔''

۸۔ ختم نبوت

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا' یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسمانی کتابیں ہیں اور شریعتیں ہیں اور کچھ اپنے سے پہلے انبیاء کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل پیرا تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل شریعت دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی قسم کا کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین﴾ (سورۃ الاحزاب: ۴۵)

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کے تمہارے مردوں میں سے' لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔ عربی زبان میں ختم کے معنی ہیں مہر لگانا' بند کرنا۔ آخر تک پہنچانا۔ کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا۔ تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ میں ختم کے معنی آخری نبی کے بیان کیے ہیں۔ حدیث میں ہے رسول خدا نے فرمایا بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے۔

جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (القادیانیہ علامہ احسان الٰہی ظہیر)

تمام صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ جیسا کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا' صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بقیہ: اسلام کیا ہے....؟

بھائیو! مومن اور مسلمان وہ ہے جو ختم نبوت کا قائل' اللہ تعالیٰ کے رسول کی رسالت کو ماننے والا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلہ میں کسی کی بات کو قابل حجت نہیں سمجھتا اور نہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھنے کی جرات کرتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو:

﴿لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی﴾

''اے میری امت کے لوگو! اگر موسیٰ بھی زندہ ہو کے آ جائیں اس کا حکم بھی نہیں چلے گا' چلے گا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا''

اگر موسیٰ کلیم اللہ جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی نبی علیہ السلام کے بعد آ جائیں تو ان کی بات نہیں چل سکتی تو کسی امتی کی کیسے چل سکتی ہے۔

اسلام ایک مکمل دین ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے اسلامی نظام عطا کر کے بھیجا اور اس نظام کے بارے فرمایا:

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾ (المائدہ: ۳)

کہ میں نے قیامت تک تمہارے لیے اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ اب اگر کوئی کہتا ہے کہ اسلام کی بجائے سوشلزم کی ضرورت ہے' کیمونزم کی ضرورت ہے' بھٹوازم کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نظام کو کافی نہیں سمجھتا۔ اس نے اللہ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

اسلام مکمل ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر اور اسلام آخری دین ہے۔ اسلام کے سوا کوئی ضابطہ حیات نہ مانا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔